Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 4, Issue 1, Spring (January-June) 2025, PP. 180-193
HEC Recog. no. 2(27)HEC/R&ID/RJ/24/630, Date: 16/4/2025
HEC:https://www.hec.gov.pk/english/services/faculty/journals/Documents/List%20of%20national%20journals%20on%20web-1.pdf
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/240
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3640
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title The Issue of the Ascension and Second Coming of Prophet Isa AH: Perspective of Javed Ahmad Ghamdi and Dr. Israr Ahmad

Author (s):

Hafsa Anwar
M. Phil Graduated, Minhaj Sharia and Law College
Minhaj University Lahore, Pakistan

Received on: 23 Feburary, 2025
Accepted on: 15 June, 2025
Published on: 30 June, 2025

Citation: Hafsa Anwar. (2025). The Issue of the Ascension and Second Coming of Prophet Isa AH: Perspective of Javed Ahmad Ghamdi and Dr. Israr Ahmad. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, *4*(1), 180–193. Retrieved from https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3640

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی اور دوبارہ نزول کا مسئلہ: جاوید احمد غامدی اور ڈاکٹر اسرار احمد کا موقف

The Issue of the Ascension and Second Coming of Prophet Isa AH: Perspective of Javed Ahmad Ghamdi and Dr. Israr Ahmad

Hafsa Anwar
M. Phil Graduated, Minhaj Sharia and Law College
Minhaj University Lahore, Pakistan
Email: hafsaanwar016@gmail.com

Abstract

The majority of Muslims in this world follow the teachings of the Quran and Sunnah exactly, but there is room for debate and conflict over things that are not mentioned in the Holy Quran. Muslims believe in Ahadith (saying of the Prophetﷺ) because Ahadith upholds the utmost importance after the verses of the Quran. This study provides the opinion of two renowned contemporary scholars, Javed Ahmad Ghamidi and Dr. Israr Ahmad. The study debates through the Quranic verses that Prophet Isaؑ died or ascended to the heavens and includes the famous Ahadith related to his ascension and second coming to this world. The study also discusses the people who are categorically against the return of Prophet Isaؑ and their evidence about it. The study includes the opinion of Javed Ahmad Ghamdi about this belief and his statement about the difference between verses ofthe Quran and the Ahadith of the Prophetؑ. The study also discusses Christianity's belief in the Prophet Isaؑ. It explains how the second coming of Prophet Isa is a cornerstone of Islamic eschatology. Authentic Hadiths from the Prophet Muhammad confirm his return before the Day of Judgement. The ascension and second coming of Prophet Isaؑ show thoughtful aspects for Muslims, whether they find it extremely unusual. There is a consensus among Islamic scholars that this event indeed unfolds Allah's divine plan. These beliefs not only affirm the truth of Islam but also guide Muslims in preparing for the ultimate accountability before Allah while having belief in the Ahadith of the Holy Prophet.

Keywords: *Quran, Ahadith, Prophet, ascend, Return of Isaؑ, Day of Judgement.*

تعارف:

نزول عیسی سے متعلق جمہور علماء کا موقف ہے کہ وہ قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کے مطابق آخری زمانے میں مہدی کا ظہور ہو گا اور ان کے ظہور کے کچھ سال بعد دجال کا خروج ہو گا اور اس کو قتل کرنے کے لیے پھر حضرت عیسی علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول دمشق میں ہو گا، عین اس وقت جب فجر کی نماز کی اقامت ہو چکی ہو گی۔ جامعہ دمشق کے مشرق کی طرف موجود مینار پر آپ نزول فرمائیں گے۔ حضرت عیسی علیہ السلام دو فرشتوں کے پروں کے اوپر اپنی ہتھیلیاں رکھے ہوئے نزول فرمائیں گے۔ امام مہدی اس وقت مسلمانوں کی اما مت کروا رہے ہوں گے، حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھ کر وہ امامت سے پیچھے ہٹ جائیں گے لیکن حضرت عیسی ان کی امامت میں نماز پڑھیں گے یہ پہلی اور آخری نماز ہو گی جو وہ حضرت امام مہدی کی امامت میں پڑھیں گے اس کے بعد تمام نمازوں کی امامت حضرت عیسی خود کروائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کا قرب قیامت میں نزول کیوں ہو گا؟ تو اس کا جواب جمہور علماء کے نزدیک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کے تناظر میں یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام قرب قیامت میں خروج کرنے والے دجال کو قتل کرنے کے لیے اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے مطابق حضرت عیسی جب دنیا میں آئیں گے تو وہ صلیب کو توڑ دیں گے جزیہ ختم کر دیں گے، سور کو ختم کر دیں گے اور اس دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔

"حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے

[1] امام بخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (قاھرۃ: دارالشعب، 1987)، حدیث ۳۴۴۸۔

نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے ،سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا ۔اس وقت کا ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہو گا۔ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو مزید بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا[2]"

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو" اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔"

عیسی علیہ السلام ہمیں دین میں کوئی بھی نئی چیز سکھانے کے لیے نہیں آئیں گے کیونکہ قرآن کریم کے الفاظ ہیں کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔اس بات کو قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

"اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَ تۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا"[3]

"آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا او راپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا "

قران کریم کے ان الفاظ میں حضرت عیسی علیہ السلام کے دنیا میں آنے کا مقصد بھی واضح ہوتا ہے کہ جب وہ لوگوں سے کہہ رہے ہوں گے کہ میں نے کبھی تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم اللہ کو چھوڑ کے مجھے الہ بنالو یہ آیات اپنے آپ میں حضرت عیسی کے دنیا میں اس واپس آنے کی دلیل ہیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام دنیا میں عیسائی لوگوں کے لیے آئیں گے انہیں یہ بتانے کے لیے کہ میں نے تمہیں کبھی بھی نہیں کہا تھا کہ تم میری عبادت کرو۔ سورۃ المائدہ میں اللہ نے اس تمام بات کو اِن الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

---

[2] ایضاً۔

[3] القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ:٥:٣۔

"وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ"[4]

"اور (یاد کروجب)اللہ تعالی فرمائے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! کیاتو نے لوگوں سے کہا کہ:میرے ساتھ میری ماں کو خدا بنالو۔ توبولے گا:خداکی قدرت تعالی ہے!میرے لیے وہ بات کہنا جس کا میرا کوئی حق نہیں ۔ اگرمیں نے یہ کہا توتو نے تو جان لیا ہے۔تو جانتا ہے جومیری روح میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیری روح میں ہے ۔بے شک تو ہی ان پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔"

قرب قیامت میں نزول عیسی علیہ السلام کا انکار کرنے والے لوگ ایک اور اعتراض پیش کرتے ہیں کہ ایک نبی کا اس طرح سے دوبارہ دنیامیں دوسرے نبی کی شریعت کو ہی نافذ کرنے کے لیے آنااس نبی کی تکریم کے خلاف ہے، لیکن اگر ہم قران کریم ہی کی آیت کا جائزہ لیں جس میں حضرت عیسی علیہ السلام اپنی نبوت کے وقت ہی لوگوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دنیامیں آنے کی بشارت دے رہے ہیں تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت سے کوئی انکارنہ تھااور انہیں اس بات کی مکمل اگہی تھی کہ شریعت بہر حال اخری نبی ہی کی نافذ کی جائے گی> صرف حضرت عیسی علیہ السلام نہیں نہیں بلکہ تمام انبیاءنے اپنی امتوں کواخری نبی کی دنیامیں آنے کی بشارت دی تھی< قرآن حضرت عیسی کے ان الفاظ کو اس طرح سے بیان کرتاہے:

"وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ"[5]

"اور(وہ وقت بھی یادکرو)جب مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کے اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو(کتاب)مجھ سے پہلے آ چکی ہے (یعنی)

[4] القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ:۱۱۶:۶۔

[5] القرآن الکریم، سورۃ الصف::۶۱

> تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ﷺ ہو گا ان کی بشارت سناتا ہوں ۔(پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔"

اب لوگوں کو اگر اس بات پر اعتراض ہے کہ حضرت عیسی کا اس دنیا میں آنا امت محمدی صلی اللہ علیہ حضرت عیسی کا اس دنیا میں امت محمدیہ کی حیثیت سے آنا ان کی تکریم کے خلاف ہے تو یہ ان لوگوں کا ذاتی نظریہ ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت عیسی کو اس بات میں کوئی عار نہ تھا کہ ان کے بعد ایک نبی آئے گا جو کہ احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوں گے> مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بنائی بتائی گئی احادیث سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا اور وہ دنیا میں صلیب توڑ کر تمام عیسائیوں کو مسلمان بنا دیں گے> حضرت عیسی اُس وقت دنیا میں شریعت محمدی ہی کے تحت لوگوں کی امامت کریں گے> وہ کوئی نئی شریعت نافذ نہیں کریں گے، کیونکہ شریعت محمدی ہی حتمی اور آخری اور حتمی شریعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یہ حیثیت اللہ رب العزت نے خود مقرر کی ہے انبیاء کی فضیلت سے متعلق قرآن کی آیات ہمیں یہ بات بڑی واضح طور پہ بتا دیتی ہیں کہ تمام انبیاء ہی باعث تکریم ہے لیکن ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے:

> "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ"[6]
>
> "یہ پیغمبر (جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے رہیں ہیں)ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ۔بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے گفتگو فرمائی اور بعض کے (دوسرے امور میں) مرتبے بلند کئے۔"

اس آیت میں یہ بات واضح طور پہ بیان کر دی گئی ہے کہ اللہ نے انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے کچھ کے ساتھ اللہ نے براہ راست کلام کیا ہے اور دوسروں کو کچھ اور طرح کی فضیلت عطا کی ہے> مرتبے کے لحاظ سے پانچ اولوا العظم پیغمبر ہیں، جن میں حضرت عیسی بھی شامل ہیں لیکن شریعت کے نفاذ کے حساب سے اللہ نے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کو ہی حتمی شریعت کی حیثیت دی ہے> اب قیامت تک دنیا میں نے والے تمام انسان شریعت محمدی ہی کی پیروی کریں گے۔

---

[6] القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ: ۲:۲۵۳

اسی طرح ایک اور سوال کیا جاتا ہے کہ کیا حضرت عیسی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں ؟ اس سوال کا جواب کوئی بھی ذی ہوش اور عقلمند مسلمان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا۔ سورۃ النساء کی آیات میں واضح طور پر بیان فرمادیا گیا ہے کہ یہودیوں نے جب حضرت عیسی علیہ السلام کو مارنے کی سازش کی تھی، تو اللہ رب العزت نے ان کی موت کو ان یہودیوں پر ہی مشتبہ کر دیا۔[7] آیات میں بہت واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا، اور نہ ہی اس کو سولی چڑھایا، بلکہ معاملہ ان پر مشتبہ کر دیا گیا۔ اور مستند احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور قیامت کے سے پہلے ان کو دوبارہ دنیا میں تمام ابہام کو دور کرنے کے لیے بھیجا جائے گا۔ ہم یہاں وضاحت کے ساتھ صرف یہودیوں ہی کی گمراہی کی بات کریں گے کیونکہ مسیحیوں کے عقیدے کے مطابق بھی حضرت عیسی اس دنیا میں واپس آئیں گے (جس کا ذکر آگے جا کے کیا جائے گا)۔ یہودیوں کی اس گمراہی کا ذکر قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"وَّقَوْلِہِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِه قَبْلَ مَوْتِه وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"[8]

"اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو خدا کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (خدا نے ان یہودیوں کو معلون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروئی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے "

[7] Louay Fatoohi, *The Mystery of the Crucifixion* (Birminghum, UK: Luna Plena Publishing, 2008), 99.

[8] القرآن الکریم، سورۃ النساء: ۱۵۷-۱۵۹۔

سورۃ آل عمران میں بھی اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایاہے کہ میں تمہیں اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں تمام ان لوگوں سے پاک کر دوں گا، جو تمہارے نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اور قیامت تک تمہارے ماننے والوں کو اس دنیامیں غالب رکھوں گا۔ آیت کے الفاظ ہیں:

"اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسٰٓى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ"[9]

"جب اللہ نے فرمایا کہ عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کرکے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق (و غالب) رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا۔"

ان آیات کا اگر ہم آج کے دور میں جائزہ لیں، تو ہمیں معلوم ہو گا کہ دنیا کی آبادی کا بڑا حصہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے ہے۔ اس وقت عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے اور دوسرے نمبر پر مذہب اسلام ہے۔[10] یہ دونوں مذاہب حضرت عیسی علیہ السلام کے ماننے والے ہیں، تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دورِ حاضر میں حضرت عیسی کے ماننے والوں کی تعداد، ان کو نہ ماننے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ ان اعداد و شمار سے اللہ کے اس وعدے کی تکمیل واضح طور پہ نظر آجاتی ہے کہ حضرت عیسی کے ماننے والے اس دنیامیں ہمیشہ زیادہ رہیں گے اور پھر جب قرب قیامت میں حضرت عیسی دوبارہ نازل ہوں گے، تو قرآن کی آیات سے بھی واضح ہو چکا ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں سے مکالمہ کریں گے کہ کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو الہ بنالو؟ اور احادیث سے بھی ہمیں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ صلیب توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے یعنی کہ اس دنیا میں کوئی بھی مسیح باقی نہ رہے گا بلکہ تمام لوگ اسلام کے دائرہ کار میں آجائیں گے۔ آیت کا اختتامی حصہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہر ذی روح انسان کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔[11] پھر اللہ رب

---

[9] القرآن الکریم، سورۃ آل عمران: ۵۵۔

[10] شیخ احمد دیدات، یہودیت، عیسائیت اور اسلام، مترجم: مصباح اکرم (لاہور: عبد اللہ اکیڈمی، 2010)، ص ۱۲۹۔

[11] القرآن الکریم، سورۃ آل عمران: ۵۵۔

العزت انسانوں میں تمام ان باتوں کا فیصلہ فرمادیں گے جن میں لوگ اختلاف میں پڑے ہوئے تھے۔ یہ اختلاف یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں بھی نظر آتا ہے۔ اگر آج کے دور کے تناظر میں اس آیت کو دیکھا جائے تو تمام لوگ جس بھی قسم کے اختلاف میں پڑے ہیں، اللہ کے پاس پہنچ کر ان کے تمام اختلافات کا فیصلہ فرمادیا جائے گا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اِس دنیامیں عمل کے لیے بھیجے گئے ہیں، توہمیں مسلسل عمل صالح میں مشغول رہنا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اختلافات سے دور رہنا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی باتیں اگر مسلمان کو اپنی عقل سے بالاتر بھی لگیں تو اسے ان باتوں کو من وعن قبول کرلینا چاہیے۔ اسی میں دنیااور اخرت کی عافیت ہے۔ کیونکہ مسلم در حقیقت اسی اونٹ کو کہتے ہیں جس کا مالک اس کی ناک میں نکیل ڈال کر جس طرف کو چاہے لے جائے۔ ایک مسلمان کو بھی اللہ کے حکم پر اسی طرح عمل کرنا چاہیے۔

منکرین نزول عیسی علیہ السلام کون ہیں؟

حضرت عیسی وفات پاچکے ہیں اور وہ اس دنیامیں واپس نزول نہیں فرمائیں گے یہ رائے کیا صرف جاوید احمد غامدی صاحب کی ہے یا اس میں کوئی اور بھی شامل ہے تو تحقیق سے ثابت ہوا کہ اس میں مندرجہ ذیل لوگ شامل ہیں:

- ✓ سب سے پہلے غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کا انکار کیا۔[12]
- ✓ غلام احمد پرویز یہ ایک منکر حدیث تھا۔[13]
- ✓ اور آجکل کے دور میں جاوید احمد غامدی۔

جاوید احمد غامدی کا تعارف

جاوید احمد غامدی پاکستان کے معروف اسلامی مفکر، مفسر اور مصنف ہیں، جو دین اسلام کی عقلی اور اجتہادی تفہیم کے حوالے سے شہرت رکھتے ہیں۔ وہ 18 اپریل 1951ء کو پنجاب کے ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد وہ لاہور منتقل ہو گئے، جہاں انہوں نے اسلامی علوم میں گہری دلچسپی لی اور مولانا امین احسن اصلاحیؒ اور مولانا مودودیؒ کے علمی حلقوں سے استفادہ کیا۔ غامدی صاحب کا علمی منہج قرآن و سنت کی بنیاد پر عقلی استدلال اور تحقیق پر مبنی ہے۔ وہ دین اسلام کو ایک سادہ، واضح اور فطری دین کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اجتہاد کی روشنی میں جدید مسائل کا حل تجویز کرتے ہیں۔ ان کی فکر کا بنیادی محور قرآن مجید کی تفہیم اور اس کے اصول وضوابط پر

[12] مرزاغلام احمد قادیانی، روحانی خزائن (ربوہ: نظارت اشاعت،، س۔ن۔(،ج۳، ص ۱۷۱۔

[13] مولاناعبدالرحمن کیلانی، آئینہ پرویزیت (لاہور: مکتبہ السلام، س۔ن۔)، ص ۸۱۔

مبنی اسلامی احکام کی تعبیر نو ہے۔ وہ روایت اور جدیدیت کے امتزاج کے قائل ہیں اور اسلامی شریعت کو ایک منطقی اور معقول دائرے میں دیکھتے ہیں۔

غامدی صاحب نے مختلف علمی و فکری موضوعات پر کئی کتب تحریر کی ہیں، جن میں میزان، برہان اور مقامات جیسی تصانیف نمایاں ہیں۔ ان کی کتاب میزان اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور فقہی احکام کی وضاحت پر مشتمل ایک جامع کتاب سمجھی جاتی ہے، جس میں انہوں نے اپنے علمی استدلال کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہ المورد کے بانی بھی ہیں، جو اسلامی علوم و معارف کے فروغ کے لیے قائم کیا گیا ایک تحقیقی ادارہ ہے۔ غامدی صاحب نے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی اپنی فکر کو عام کیا اور الغامدی، البیان اور دیگر پروگراموں میں شرکت کر کے اپنی علمی آراء کو پیش کیا۔ وہ ایک مدت تک اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے، تاہم بعض فکری اختلافات کے باعث انہوں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ ان کی فکر سے اختلاف رکھنے والے بعض لوگ انہیں روایتی مذہبی تعبیرات سے انحراف کا مرتکب سمجھتے ہیں، جبکہ ان کے حامیوں کے نزدیک وہ اسلامی علوم میں ایک اجتہادی اور جدید عقلی رویے کے حامل دانشور ہیں۔[14]

موجودہ دور میں جاوید احمد غامدی صاحب جمہور علماء کی اس عقیدے کا انکار کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا تھا اور وہ قرب قیامت میں واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس معاملے میں جو متواتر احادیث موجود ہیں ان کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ راویوں نے جو بیان کیا ہے ضروری نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہو۔ وہ ان تمام احادیث کی اسناد پر سوال اٹھاتے ہیں۔ اس کے بارے میں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ایک دوسرے سے باتوں کو سنا اور اسے آگے بیان کر دیا اور کئی ایسی احادیث موجود ہیں جو اپنی سند کو نہیں پہنچتی۔ اس بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ اس کو بیان کرتے ہوئے اخبار النبی اور قران کی ایات کا فرق بیان کرتے ہیں۔ جاوید احمد غامدی صاحب کو یہ لگتا ہے کہ احادیث پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ ان تمام معاملات میں بغیر تحقیق کے کوئی بات نہیں کر سکتے، اور اس کے اوپر جاوید احمد غامدی نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ ان کتابوں میں انہوں نے اپنا نقطہ نظر بہت تفصیلی طور پہ بیان کیا ہے جس میں وہ زیادہ تر یہی کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ انہیں احادیث کی اسناد پر شک ہے۔[15]

[14] جاوید احمد غامدی، میزان، المورد، (لاہور: 2015)، ص 23۔

[15] جاوید احمد غامدی، میزان، اشاعت پنجم۔ (لاہور: المورد، 2009)، ص ۵۷-۶۰۔

جاوید احمد غامدی اس پر ایک اور بھی دلیل دیتے ہیں کہ سب سے پہلی حدیث کی کتاب موطا امام مالک تھی اور اس میں رسول حضرت عیسی علیہ السلام کے قرب قیامت میں دوبارہ نزول کی کوئی حدیث موجود نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنا اہم واقعہ امام مالک بن انس سے مخفی رہ گیا ہو۔

جاوید احمد غامدی منکرین حدیث میں سے نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب اسناد ثابت ہو جائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے تو اس کے اوپر سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔[16] ان کے مطابق حضرت عیسی کے دوبارہ نزول کے عقیدے کو ایمانیات میں شامل کرنا درست نہیں ہے۔

ایمانیات کیا ہیں؟

جاوید احمد غامدی اپنی بات کی دلیل میں حدیث جبرائیل کو پیش کرتے ہیں جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پانچ چیزوں کو ایمان میں شامل کیا ہے:

i. اللہ پر ایمان
ii. اللہ کے فرشتوں پر ایمان
iii. اللہ کے پیغمبروں پر ایمان
iv. اللہ کی کتابوں پر ایمان
v. روز جزا پر ایمان [17]

وہ کہتے ہیں کہ یہ پانچ چیزیں ایمان میں شامل ہیں اور ان پر شک کرنے سے ایمان میں خلل واقع ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ تمام چیزوں میں تحقیق کا راستہ قیامت تک کے لیے کھلا ہے تو ظاہری بات ہے کہ اعتراضات کا بھی راستہ قیامت تک کے لیے کھلا ہے۔ ایمانیات کا لفظ انہی پانچ چیزوں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔[18]

عقیدے اور نظریہ کا فرق

[16] جاوید احمد غامدی، "حدیث اور سنت،" ماہنامہ اشراق (لاہور، 2009)، جلد ۲۱، شمارہ ۳، ص ۲-۳۔

[17] جاوید احمد غامدی، الاسلام، اشاعت ہفتم۔ (لاہور: المورد، 2017)، ص ۲۱-۲۲۔

[18] غامدی، میزان، ص ۸۶۔

جاوید احمد غامدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات اور ان کا قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں نزول کرنا دراصل عقیدے کا مسئلہ نہیں ہے۔ اسے عقیدہ تب کہا جانے لگا جب لوگوں نے اپنے نظریات کے لیے عقیدے کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ درحقیقت یہ اخبار النبی میں سے ہے۔[19] اگر کوئی چیز نس سے ثابت ہو تو اس پر کوئی دورائے نہیں ہو سکتی اس کو مان لیا جائے گا لیکن اگر کوئی چیز اپنے اندر تحقیق کی مزید گنجائش رکھتی ہو تو اس پر علماء کے اندر بھی اختلافات کی گنجائش ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک عالم کا نظریہ اس میں کچھ اور ہو اور دوسرے کا نظریہ کچھ اور ہو۔ جاوید احمد غامدی کہتے ہیں کہ جب اپ تحقیق کا دروازہ کھولتے ہیں تو اپ درحقیقت اختلافات کا دروازہ بھی کھول دیتے ہیں۔

آیات قرانی اور اخبار النبی کا فرق

قران کی ایات اور اخبار کا فرق بیان کرتے ہوئے وہ قران میں موجود بہت سی اخبار کا ذکر کرتے ہیں اور احادیث میں موجود اخبار النبی کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ قران میں موجود اخبار سے ذوالقرنین کا واقعہ اور اصحاب کہف کا واقعہ۔ جو اللہ نے ہمیں خود اپنے الفاظ میں بتایا ہے تو اس پر کوئی کسی قسم کی دوسری رائے نہیں رکھی جا سکتی لیکن حضرت عیسی کے قرب قیامت میں دوبارہ نزول کا معاملہ اخبار النبی کی بات ہے جس کے متواتر ہونے پر بھی جاوید احمد غامدی مشکوک ہیں۔[20]

جاوید احمد غامدی کی ان تمام تاویلات کا ڈاکٹر اسرار احمد نے نہایت باریک بینی اور تحقیقی انداز میں جواب دیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کا اس تمام معالے پر موقف جاننے سے پہلے ہم ان کا مختصر ایک تعارف جان لیتے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد کا تعارف

ڈاکٹر اسرار احمد پاکستان کے معروف اسلامی مفکر، مفسر قرآن اور داعی تھے، جو قرآن کی دعوت اور اسلامی انقلاب کے تصور کے حوالے سے شہرت رکھتے ہیں۔ وہ 26 اپریل 1932ء کو مشرقی پنجاب کے ضلع حصار میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آ گیا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی، تاہم بعد میں اپنی تمام تر توجہ دینی علوم کے حصول اور تبلیغ پر مرکوز کر دی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نوجوانی میں جماعت اسلامی سے وابستہ رہے، مگر بعد میں انہوں نے الگ ہو کر تنظیم اسلامی کی بنیاد رکھی۔ ان کا

---

[19] جاوید احمد غامدی، ماہنامہ اشراق (لاہور: المورد، 2008) اپریل ۲۰۰۸، ص ۸-۹۔

[20] پروفیسر مولانا محمد رفیق، جاوید غامدی اور انکارِ حدیث (لاہور: مکتبہ قرآنیات، 2008)، ص ۴۷-۴۸۔

بنیادی فکری محور اسلامی نظام کے قیام اور امت مسلمہ کی فکری و عملی اصلاح تھا۔ وہ اس بات کے قائل تھے کہ مسلمانوں کو قرآن حکیم کی دعوت پر عمل پیرا ہو کر ایک حقیقی اسلامی معاشرہ تشکیل دینا چاہیے۔

انہوں نے کئی علمی و تفسیری کتب تحریر کیں، جن میں بیان القرآن اور تذکار القرآن نمایاں ہیں۔ ان کی تصنیف قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں میں انہوں نے اسلامی فکر کے بنیادی تصورات کو واضح کیا۔ وہ قرآن مجید کے تفسیری دروس کے حوالے سے بھی معروف تھے اور منہج انقلاب نبوی کے تحت ایک اسلامی تحریک کے خدوخال واضح کیے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے الیکٹرانک میڈیا پر بھی اپنے تفسیری اور اصلاحی خطابات کے ذریعے لاکھوں افراد تک قرآن کا پیغام پہنچایا۔ ان کی شخصیت اور دعوتی سرگرمیوں کو علمی حلقوں میں پذیرائی بھی ملی اور بعض حلقوں میں ان کے بعض نظریات پر تنقید بھی کی گئی۔ تاہم، ان کی خدمات کو علمی و فکری دنیا میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔

وہ 14 اپریل 2010ء کو لاہور میں وفات پا گئے، مگر ان کی علمی و فکری میراث آج بھی امت مسلمہ کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے۔[21]

ڈاکٹر اسرار احمد کا جاوید احمد غامدی کو جواب

جاوید احمد خاندی کی اس رائے کے اوپر ڈاکٹر اسرار احمد کا جواب یہ ہے کہ عربی لغت کے اعتبار سے متوفی کا روٹ ورڈ و-ف- ی-وفا- یوفی کو دیکھا جائے گا جس کا مطلب پورا کرنا اور مزید فیہ ابواب کے مطابق، **اہتمام سے پورا کرنا** ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جاوید احمد غامدی صاحب نے لفظ کو بالکل اس کے ظاہرا معنوں میں لیا ہے جب کہ اگر اس کا گرائمر کی رو سے بہت اہتمام کے ساتھ اگر گہرائی کے ساتھ (indepth Study) کی جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ لفظ باقاعدہ پورا پورا دینے کے معنوں میں ارہا ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں یہ واضح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ نبی نہیں تھے وہ رسول تھے اور ایک رسول کو مغلوب نہیں کیا جاسکتا تو جب اللہ نے فرمایا کہ **وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ**، تو اس سے اللہ کی مراد حضرت عیسی کو اس ذلت آمیز موت سے نجات دینا تھا سولی کی جو وہ موت جو وہ اس دور میں وہ دیا کرتے تھے, وہ ایک بری موت تھی ہاتھوں اور پیروں سے کیلوں میں ٹھونک کر سسک سسک کر انسان مرتا تھا۔[22]

مسیحیوں کا حضرت عیسی کے متعلق رائے

[21] ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن (پشاور: مکتبہ خدام القرآن، 2008)، لاہور، ص ۵-۸۔

[22] ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن (پشاور: مکتبہ خدام القرآن، 2015)، ج ۲، ص ۳۵-۳۷۔

عیسائیوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ سولی کے بعد غار میں ڈالا میت کو اور پھر اس کے بعد وہ زندہ ہو گئے اور آسمانوں پہ چڑھ گئے اور قیامت سے پہلے وہ واپس آئیں گے۔[23] مسیحیوں کو یہ تمام حضرت عیسی کے بارے میں یہ تمام معلومات 100 سال پہلے برنباس کا جو نسخہ برامد ہوا تھا اس سے یہ تفاصیل ان کو معلوم ہوئیں۔[24]

حاصل کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ جاوید احمد غامدی قران کی آیات کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی احادیث کا انکار کرتے ہیں۔ وہ صرف تمام احادیث کے کتب میں موجود متواتر احادیث کی سند کو مشکوک بنا رہے ہیں۔ جہاں قرآن و حدیث میں مکمل طور پر ایک بات کا یاددہ کر دیا گیا ہے وہاں پر جاوید احمد غازی پہلی صدی ہجری میں چھپنے والی موتہ امام مالک کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا دنیا میں واپس آنا اس حدیث کی کتاب میں اس کے بارے میں ایک بھی حدیث موجود نہیں ہے جبکہ مسند احمد اور امام بخاری اور صحائ ستہ میں موجود تمام جو احادیث ہیں ان کے بارے میں ان کی سند کو وہ مشکوک قرار دیتے ہیں۔اس بات سے ہمیں انکار نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا دنیا میں واپس آنا ایمانیات کا حصہ نہیں ہے اور جب تک کوئی انسان ایمانیات پر ایمان نہیں رکھتا یا ایمانیات پر کوئی سوال کرتا ہے اٹھاتا ہے تب تک وہ دائرہ ایمان سے خارج نہیں ہو سکتا لیکن جمہو قران و سنت سے متصادم اور جمہور علماء کی رائے سے ٹکراتی ہوئی ایک رائے رکھنا اور صیح احادیث کی اسناد کو مشکوک قرار دینا بھی کسی عالم کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

---

[23] پروفیسر ساجد میر، عیسائیت تجزیہ و مطالعہ (لاہور: دارالسلام، 2001)، ص۲٦۔

[24] مولانا عبدالحلیم انصاری، انجیل برنباس (لاہور: ادارہ اسلامیات، 2003)، ص٦۳۔